روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۶ سوموار ۶ ذیقعدہ - ۱۴۱۴ھ ۱۸ شہادت ۱۳۷۳ھش ۱۸-اپریل ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں

ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں۔ کوئی منصوبہ اور جعل ان کے کسی عضو پر نہ ہو۔ کوئی کتا اور بلی بھی ان کے احسان سے محروم نہ رہے چہ جائیکہ بنی آدم، میں ان لوگوں کو بہت برا جانتا ہوں جو دین کی آڑ میں کسی غیر قوم کی جانی و مالی ایذاء روا رکھتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بعض ہومیو پیتھک دواؤں کے مزاج اور خواص کا تفصیلی تذکرہ

ہومیو پیتھی کے بارے میں یہ لیکچر ریکارڈ کر کے بار بار سنیں

دواؤں کے مزاج سے اچھی طرح آگاہی حاصل کریں اور جہاں متعلقہ دوا کا مزاج ملے اسے استعمال کریں

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ۹-اپریل ۱۹۹۴ء کو سٹار برڈ فرانس سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سٹار برڈ فرانس ۹ اپریل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھی کے بارے میں اپنے ارشادات کے تسلسل میں بعض ہومیو پیتھک ادویات کے خواص بیان فرمائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کلاس کو سبقاً سبقاً آگے بڑھایا جائے گا۔ پہلے کوئی سوال ہو تو بیان کریں۔

خون کے کینسر کا علاج ایک صاحب نے سوال کیا کہ خون کے کینسر کا کوئی علاج ہومیو پیتھی میں موجود ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کوئی بھی کینسر ہو علاج تو ہر چیز کا ممکن ہے۔ سوال تو یہ ہونا چاہئے کہ کیا خون کے کینسر کا کوئی علاج آپ کے علم میں ہے؟ مثلاً ٹی۔بی (تپ دق) کا پہلے پہل کوئی علاج معلوم نہ تھا۔ اب ایلو پیتھ کہتے ہیں کہ اس کا یقینی علاج معلوم ہو گیا ہے۔ اسی طرح بعض اور علاج ہیں جو پہلے معلوم نہیں تھے۔ اسی طرح ہومیو پیتھی میں نئی چیزیں علم میں آتی رہتی ہیں۔ بلڈ کینسر کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے علم میں بلڈ کینسر کے بعض کیسز ہیں۔ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے ۱۹۸۲ء میں مجھے بتایا کہ ان کی ایک عزیزہ راولپنڈی سے بہت پریشان حال پہنچی ہیں۔ ان کی کسی عزیزہ کو بلڈ کینسر تھا۔ لاہور میں اس کی تشخیص ہوئی۔ پھر مریضہ کو پنڈی لے جایا گیا۔ وہاں پر اس کی تصدیق ہو گئی۔ وہ دعا کیلئے آئی تھیں اور مریضہ کو مزید علاج کے لئے انگلستان لے جایا جا رہا تھا۔ میں نے کہا شوق سے لے جائیں لیکن میں ایک ہومیو پیتھی دوا تجویز کرتا ہوں وہ استعمال کرائیں۔ مریضہ کو انگلستان لے جایا گیا۔ اس سارے عرصے میں ایک ماہ کے قریب کا وقت لگ گیا۔ اس دوران میں دوا کا استعمال جاری رہا۔ انگلستان پہنچ کر ٹیسٹ کرائے گئے تو پتہ چلا کہ کوئی کینسر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس راولپنڈی اور لاہور کی لیبارٹریوں کے ٹیسٹ موجود ہیں۔ انگلستان والوں نے کہا کہ یا تو وہ یہ مریضہ نہیں اور یا اسے کینسر نہیں۔ وہ ۱۰۰ فیصد صحت مند پائی گئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ بھی یہ پروگرام سن رہی ہونگی وہ اس بچی کا حال بتا سکتی ہیں۔ سوال کرنے والے نے کہا اس دوا کا اشتہار دیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کہ اشتہار نہ دیں۔ ہر مریض کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔ میں جو علاج تجویز کرتا ہوں امید یہی ہے کہ وہ اکثر کیسز میں فائدہ دے گا۔ لیکن ملک بدلنے سے، طبیعتیں بدلنے سے، اور دیگر وجوہات سے دوا بدل جایا کرتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں ایسی عام دواؤں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو عام استعمال میں آتی ہیں۔ کہ یہ کن مواقع پر استعمال کی جائیں۔ ان کا مزاج کیا ہے۔ ایسی ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک دوائیاں اگر علم میں آ جائیں تو روز مرہ کی بیماریوں کے لئے ڈاکٹروں کے پاس جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایکونائیٹ سب سے پہلے حضرت صاحب نے ہومیو پیتھی کی دوا ایکونائیٹ کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا زہر ہے جس کا انسان کے جسم کے مختلف حصوں پر اثر ہوتا ہے۔ اس کے اثرات بعض ڈاکٹروں نے خود پر استعمال کر کے معین کئے ہیں۔ یہ طریقہ ہومیو پیتھی کے موجد ڈاکٹر ہانیمین نے نکالا تھا۔ اس نے اپنی ذات پر اور اپنے ساتھیوں پر بعض دوائوں کے

باقی صفحہ ۳ پر

درخواست دعا

○ مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید کی خوشدامن صاحبہ رات کے وقت لوڈشیڈنگ کے دوران گر گئیں اور ان کی کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ سے نوازے۔

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے دو ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب ایم سی پی ایس اور مکرم ڈاکٹر جمشید عالم بٹ صاحب رجسٹرار شعبہ سرجری نے پاکستان کے اعلیٰ طبی امتحان ایف سی پی ایس (FCPS) کے پارٹ ون (Part I) میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے قبل فضل عمر ہسپتال سے ہی ایک سال کے عرصہ میں دو مزید ڈاکٹر صاحبان بھی یہ امتحان پاس کر چکے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ڈاکٹر صاحبان اور فضل عمر ہسپتال کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

○ مکرم سیکرٹری صاحب بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے رپورٹ ہے کہ اہالیان ربوہ کے ذمہ واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکس واجب الادا ہیں۔ لہٰذا جن افراد کے ذمہ ٹیکس واجب ہیں فوری طور پر اپنے ٹیکس بلدیہ میں جمع کروائیں بصورت دیگر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(صدر عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۸- شہادت ۱۳۷۳ ہش ۱۸- اپریل ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

۱- لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ لیکن متقی بچائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے۔ وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔

۲- اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں بعض وقت دنیوی لذات آرام اور طیبات کے رنگ میں۔ بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔

۳- یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑوں میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا۔ کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

۴- نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے۔ اور دوسرے دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے۔

۵- یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔

۶- علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔

۷- مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا۔ اور شریروں اور دشمنان خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا۔

۸- محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

ہر دل کی کلی کھل اٹھتی ہے ہر روح کو شاداں کرتی ہے
شوریٰ کی مقدس مجلس میں عرفان کے ساغر بٹتے ہیں
جب بیٹھ کے آپس میں سارے کچھ سنتے اور سناتے ہیں
جو بادل دل پر چھائے ہوں وہ لحہ بہ لحہ چھٹتے ہیں

ابوالاقبال

یہی ہیں لوگ ......

قفس اداس نہیں تھا وہاں پہ محفل تھی
میں جھوم جھوم گیا جب وہ سب نظر آئے

بلا کا حوصلہ دیکھا گیا جبینوں پر
یہی ہیں لوگ جو شعلوں سے بھی گذر آئے

بلا سے ان کی جو افتاد کا تسلسل ہے
انہوں نے روند دئے رہ میں جو شرر آئے

نسیم ناز ہی کرتا ہے ان کی محفل میں
رفیق ساتھ جو آئے وہ سب گھر آئے

یہاں میں ایک نہیں ہوں جو اس قفس سے آج
بلائیں لیتے ہوئے جیسے' پر اثر آئے

مجھے دماغ نہیں ان کی داستان لکھوں
میں لکھ چکا ہوں مجھے ایسا جس قدر آئے

منصور احمد مبشر

قطعات

ہے تعجّب کہ لوگ رو رو کر
داستانِ الم سناتے ہیں
میں سمجھتا ہوں' شدتِ غم سے
اشک آنکھوں میں سُوکھ جاتے ہیں

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں
زِندگی کا وقار ہیں وُہ لوگ
غیر فانی ہے زندگی اُن کی
جاودانی بہار ہیں وُہ لوگ

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

تجربات کئے۔ اس کا یہ طریق نہیں تھا کہ ایکو نائیٹ کو خاص حالت میں استعمال کیا جائے بلکہ ہومیو طریق پر دوائی بار بار کھائی تاکہ جسم پر اس کا اثر معلوم ہو سکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا مزاج یہ ہے کہ بیماری ایسی ہو کہ جس کے ساتھ خوف لاحق ہو۔ اچانک یہ بیماری ہو اور مریض سمجھے کہ میں اس سے مرجاؤں گا۔ ایسے موقع پر یہ فوری اثر کرنے والی دوا ہے۔ مثلاً اچانک سردی میں نکلیں اور نمونیہ ہو جائے۔ ساتھ ہی خوف لاحق ہو کہ میں مرجاؤں گا۔ بیماری اچانک آئے تو ایکونائیٹ استعمال کی جاتی ہے۔ ٹھنڈے اور خشک موسم میں یہ دوا اثر دکھاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے کہ لازم نہیں کہ صرف خشک سردی میں یہ دوا موثر ہو بلکہ ہر بیماری کے آغاز میں اگر شروع میں یہ دوا استعمال کروائی جائے اس وقت جب کہ ابھی بیماری نے جسم پر قبضہ نہ کیا ہو۔ تو جسم فوری رد عمل دکھا کر بیماری کو مغلوب کر لیتا ہے۔ اگرچہ گیلے موسم میں پانی لگ کر بیماری ہو تو عموماً رس ٹاکس استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ساتھ ایکونائیٹ ملا کر دی جائے تو صرف آغاز ہی کی نہیں بلکہ بیماری اگر کچھ آگے بڑھی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کا علاج ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوائیں اسپرین کا بہترین بدل ہیں۔ یعنی رس ٹاکس اور ایکونائیٹ ۲۰۰ اور برائیونیکا اور آرنیکا۔

حضرت صاحب نے مکرم میجر صاحب کا ذکر کیا جن کے بارے میں فجر کی نماز پر پتہ چلا کہ جسم گیلا ہونے سے ان کی طبیعت خراب ہے۔ ان کو یہ دوائی دی گئی اور جب حضرت صاحب تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے تو وہ اپنی ڈیوٹی پر مستعد کھڑے تھے انہوں نے بتایا کہ اس دوا کی چند خوراکوں سے ہی پورا آرام آگیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ رس ٹاکس اور ایکونائیٹ کو میں ہومیو پیتھک اسپرین قرار دیتا ہوں۔ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا نسخہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ انتڑیوں پھیپھڑوں اور ملیریا' میعادی بخاروں سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ آغاز میں اس کی علامات ملتی جلتی ہیں۔ جسم ٹوٹتا ہے۔ جھرجھری آتی ہے۔ کھانا کھانے کو جی نہیں کرتا۔ دو چار خوراکوں میں مرض کا نشان بھی نہیں رہتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا تاہم فلو میں یہ ادویہ میں نے ناکام ہوتے دیکھی ہیں۔ اس کے لئے پھر دوسری ادویات استعمال کی جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایکونائیٹ ہر بیماری کے آغاز میں ہومیو پیتھ استعمال کرواتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اس دوائی کا اصل تعلق خشک سردی کے بخاروں اور خشک سردی میں ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حاد بیماریاں ACUTE جو آناً فاناً ہوتی ہیں میں یہ استعمال ہوتی ہے۔ دوسری قسم کی بیماریاں مزمن CHRONIC ہوتی ہیں جو آہستہ آہستہ لمبا عرصہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور دیر میں ہی جاتی ہیں۔ مثلاً ٹائیفائڈ بخار وغیرہ۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایکونائیٹ کو حاد ACUTE بیماریوں میں سرفہرست رکھا جاتا ہے۔ اس کے لئے خوف کی علامات کو یاد رکھیں۔

آپ نے فرمایا کہ ایکونائیٹ بعض اور تجارب میں بھی موثر رہتی ہے۔ گردے کی بیماری میں اگر ۱۰۰۰ کی طاقت میں بیلاڈونا ساتھ ملا کر ۱۵ منٹ کے وقفے سے یہ دوا دی جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے یہ نسخہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے لیا تھا۔ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے جو ناظر امور عامہ رہے ہیں' مجھے بتایا کہ مجھے گردوں کے درد کی تکلیف تھی تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ایکونائیٹ اور بیلاڈونا مجھے دی اور دو خوراکوں میں ہی طبیعت ٹھیک ہو گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا بیلاڈونا کی علامت یہ ہے کہ اس میں خوف نہیں ہوتا۔ غنودگی اور بے حسی سی ہوتی ہے۔ جب کہ ایکونائیٹ میں خوف ہوتا ہے۔ گردے کی اچانک درد سے خوف کا عنصر اور اچانک پن شامل ہوتا ہے اس لئے اس کا اثر اچھا ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہے۔ اگر گردے کی درد کو گرمی سے آرام آتا ہو یہ فائدہ نہ دے گی۔ ٹکور کرنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہم بچپن میں آنکھ کی گوانجنی کا علاج اس طرح کرتے تھے کہ انگلی ٹکور گڑ کر گرم کر کے آنکھ پر لگاتے تھے اس طرح وہ ۴-۵ دن میں پکنے کی بجائے ایک دو دن میں پک جاتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جہاں سردی آرام دے وہاں بیلاڈونا فائدہ دے گی۔ جہاں گرمی آرام دے وہاں یہ فائدہ نہ دے گی۔ بلکہ وہاں پر میگنیشیا فاس آرام دے گی۔

حضرت صاحب نے مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کا ذکر فرمایا آپ نے فرمایا لقمان میرا داماد اور بھتیجا ہے۔ یہیں فرانس میں اسے گردے کی بڑی سخت تکلیف ہوئی۔ پہلے میں نے اسے ایکونائیٹ اور بیلاڈونا ۱۰۰۰ میں دی۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر خیال آیا کہ اس کی تکلیف گرمی سے بڑھتی ہے۔ چنانچہ اسے پھر میگنیشیا فاس دی۔ اور ڈاکٹر کے آنے سے پہلے پہلے وہ صحت یاب ہو گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پیچش میں بھی یہ بہت مفید ہے۔ اچانک پیچش ہو تو ایکونائیٹ اچھا اثر دکھاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوا دل کی بیماریوں میں بھی اثر کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے یہ حاد Acute ہے۔ اور دل کی بیماری مزمن Chronic کہلاتی ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ دل کی بیماری میں اثر کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دوا میں نے حضرت مصلح موعود سے بواسطہ حضرت ام متین معلوم کی۔ دل کی بیماری میں کرے نے گس کے ۸-۱۰ قطرے ایکونائیٹ کے ایک دو قطرے ملا کر اس کو ہلکا Dilute کریں۔ اس کی زیادہ مقدار استعمال نہ کریں۔ زیادہ کھانے میں یہ خطرناک ہو سکتی ہے۔ ایسے مریض جو دل کے دھڑکنے کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ جو معدے کی ہوا کی وجہ سے ہوتی ہے یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سرہانے پر سر رکھیں تو دھک دھک کی آواز آتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ یا کسی خوف سے بری خبر سے یا بچوں کو بعض اوقات امتحان سے پہلے یا کسی ابتلا کے وقت کسی قسم کا خوف درپیش ہو تو دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ اس میں ایکونائیٹ مفید ہوتی ہے۔ سکون بھی محسوس ہوتا ہے اور نیند بھی آجاتی ہے۔

آرسنک دوسری دوا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ آرسنک بہت ہی گہرا زہر ہے۔ یہ ایسا زہر ہے جو کبھی بھی جسم کو نہیں چھوڑتا۔ دس ہزار سال کے بعد بھی اس کے آثار باقی رہتے ہیں۔ یہ زہر ہڈیوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ بعض پرانے بادشاہوں کی ممیوں کا معائنہ کیا جائے جن کو آرسنک زہر دے کر مارا گیا تھا تو ان سے دو ہزار سال کے بعد بھی اس زہر کی نشان دہی ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کی نمایاں باتیں بے چینی ہے۔ مریض بے حد بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتا ہے۔ بے قراری رہتی ہے۔ لیکن یہ بے قراری جسمانی تکلیف کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ جسمانی تکلیف سے جو بے قراری ہوتی ہے اس کا تعلق رس ٹاکس سے ہے۔

جس بے چینی کا تعلق آرسنک کے حوالے سے ہے وہ ذہنی بے چینی ہے اس میں ایکونائیٹ کی طرح موت کا خوف نہیں ہوتا۔ تاہم بے چینی اور بے قراری ہوتی ہے۔ بعض عورتیں صدموں کی وجہ سے یا بعض بخاروں کی وجہ سے آرسنک کی مریض بن جاتی ہیں۔ ایکونائیٹ میں جو گھبراہٹ ہے اس میں تیزی شدت اور اچانک پن پایا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آرسنک کی باقی صفات اور مزاج میں یہ ہے کہ اس کا مریض نہایت نفیس طبع ہوتا ہے۔ اس کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ کپڑے میں ذرا سی سلوٹ بھی برداشت نہیں ہوتی۔ ذرا بیماری ہو تو سمجھتا ہے کہ مرجائے گا۔ اسے وہم ہو جاتا ہے۔ آرسنک کا مریض اگر تیز مزاج بھی ہو تو بیوی اور گھر والوں کے لئے مصیبت بن جاتا ہے۔ جس مریض میں بھی یہ علامات ہوں اسے آرسنک فائدہ دے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دوائیوں کے مزاج شناس ہو جائیں جس طرح انسانوں کے مزاج سمجھے جاتے ہیں اسی طرح دواؤں کا مزاج سمجھ لیں۔ ایسا شخص آپ کے سامنے آئے تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ اس کی متعلقہ دوائی آجائے ایسے میں دوا عموماً فائدہ دیتی ہے۔ بیماری نرم پڑ جاتی ہے پھر دوسری ادویہ سے علاج آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کے علاوہ آرسنک سے دماغی بیماریاں بھی دور ہوتی ہیں۔ پیچش اور اسہال اس قسم کے جس میں تھوڑی تھوڑی اجابت ہوتی ہے۔ درد اور بے چینی کی علامات ہوتی ہیں۔ آرسنک کی اجابت میں سیاہی پائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ ہی کھل کر اجابت نہیں ہوتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی وجہ پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ آرسنک کے مریض کی انتڑیاں بھی بے چین ہیں۔ آرسنک کے مزاج کی وجہ سے انتڑیوں کے زہریلے مادے جسم سے خارج ہونے کی بجائے خون میں جذب ہونے لگتے ہیں جس سے مزید

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

کراچی کے دو احمدی شاعر

ربوہ کے شاعروں کا ذکر چھڑا ہے تو کراچی کے دو شاعر یاد آ رہے ہیں۔ مگر دونوں فی الحقیقت کراچی کے رہنے والے نہیں تھے۔ حضرت قیس مینائی نجیب آباد کے اور بھائی فیض عالم خاں فیض چنگوی' چنگا بنگیال کے تھے۔ تقسیم کے بعد دونوں کراچی میں مقیم ہوئے۔

حضرت قیس مینائی نجیب آبادی' نہایت نستعلیق بزرگ تھے۔ زبان ان کے گھر کی لونڈی تھی اور حکمت ان کے گھر کی باندی! ان کی ہر بات میں ایک سلیقہ تھا۔ باتیں کرنے میں ان کے منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ عین اور قاف کو حلق سے ادا کرتے تو بھائی مسعود احمد خاں دہلوی بھی رشک سے انہیں دیکھتے۔ قیس صاحب سے پہلی بار اپنے گھر کے مشاعرہ میں تعارف ہوا۔ جناب روشن دین تنویر انہیں اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کی طویل نظم سنی تو ان کی قادر الکلامی کی داد دینا پڑی مگر وہی بات کہ ان کے کلام سے زیادہ ان کے طرز کلام نے متاثر کیا اور طبیعت نے ان کے لہجہ سے بہت حظ اٹھایا۔ وہ کہیں اور سنا کرے کوئی!

ان کے ہاں قافیہ پیمائی بھی بہت اچھی تھی۔ ایک رنگ کے مضمون کو سو رنگ سے باندھتے تھے۔ پڑھتے ٹھسے سے تھے مگر ہمارے دوست ڈاکٹر صفدر حسین کی طرح بتا کر نہیں پڑھتے تھے۔ ڈاکٹر صفدر حسین کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں لکھنوی لہجہ میں بتا کر پڑھنے والے آخری شاعر تھے۔ بہر حال ہمیں اہل زبان شعراء میں سے حضرت جوش ملیح آبادی' حضرت احسان دانش' دو اساتذہ کو سننے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب' شاہجہان پوری صاحب کا کلام بھی ان کی زبان مبارک سے سنا۔ مگر قیس مینائی صاحب کو ان سب سے علیحدہ اور منفرد پایا۔

قیس صاحب جلسہ سالانہ پر پابندی سے تشریف لاتے تھے۔ بدین وجہ خاکسار کے جلسہ کے مشاعرہ میں ان کا آنا بھی پابندی سے ہوتا تھا۔ پنجاب کی سردیوں کی مدافعت کے لئے کوٹ' سویٹر' مفلر اور اونچی ٹوپی اوڑھتے۔ ہاتھ میں عصا پکڑتے تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر قدم اٹھاتے تھے۔ ان کی طبیعت میں دھیما پن تھا مگر شعروں میں طراری تھی۔ معاملہ بندی کے شعر بھی کہتے تھے مگر انہیں ساری نظم کے کسی ایک کونہ میں یکجا کر کے کہہ دیتے تھے۔

"وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے"

ہر مجلس میں وہ شعر نہیں سناتے تھے۔ سننے والوں کے ذوق کا اندازہ لگاتے اور پھر اس کے مطابق سناتے تھے۔

کراچی کے مشاعروں میں نہایت احترام سے بلائے اور سنے جاتے تھے۔ لوگ ان کی باتیں ادب سے سنتے تھے ورنہ مشاعروں میں ہوٹنگ تو ایک معمول سا بن گئی تھی لوگ اچھے برے یا چھوٹے بڑے کی تمیز بھلا بیٹھے تھے۔ قیس صاحب کی باری آتی تو کڑک کر مصرعہ پڑھتے اور پہلے ہی مصرعہ پر لوگ ہمہ تن گوش ہو جاتے۔

ربوہ میں جلسہ پر پابندی لگی تو ان کا آنا ختم تو نہیں ہوا کم ضرور ہو گیا۔ ایک بار مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی کے ہاں یاد فرمایا۔ میں حاضر ہوا تو پلنگ پر گاؤ تکیہ کے سہارے تشریف رکھتے تھے۔ بہت نحیف آواز میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر شعرو شاعری کا سلسلہ شروع ہوا تو شاید ان کی توانائی عود کر آئی۔ آپ نے اپنے مخصوص طمطراق کے ساتھ شعر سنائے طبیعت خوش ہو گئی۔

ہماری جلسہ کی سالانہ نشست میں ایک بار آپ نے مسمریزم کا مظاہرہ بھی فرمایا تھا۔ اور یہ بات میں کہیں پہلے لکھ چکا ہوں۔ آپ نے ایک قلم سامنے رکھا اور پھر اس پر توجہ مرتکز کرنا شروع کی۔ دیکھتے دیکھتے وہ قلم ہلا۔ چلا اور پھر قیس صاحب کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی سے گذر کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھنے والے انگشت بدنداں رہ گئے!

قیس صاحب حکمت بھی کرتے تھے اور ہومیو پیتھک علاج بھی۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ کبھی حکیم لکھتے کبھی ڈاکٹر۔ ہمیں ان کا مریض ہونے کا شرف حاصل نہ ہوا اگر ہم ان کے شعروں کے قتیل رہے۔ اور یہی ہمارے لئے بس ہے۔

دوسرے شاعر جن کا ذکر کراچی کے حوالہ سے کرنا مقصود ہے' وہ فیض چنگوی صاحب ہیں۔ فیض چنگوی کا پورا نام فیض عالم خاں تھا۔ چنگا بنگیال کی رعایت سے چنگوی کہلاتے تھے۔ رشتہ میں ہمارے پھوپھی زاد بھائی لگتے تھے حالانکہ عمر میں بزرگوں کے زمرہ میں آتے تھے۔ ان کے صاحبزادے راجہ محمد اسلم صاحب ہمارے ہم عمر ہیں:۔

فیض صاحب سرکاری ملازم تھے۔ پہلے شاید دہلی میں رہے تقسیم کے بعد کراچی میں آ گئے۔ کراچی کی جماعت کے سرگرم رکن اور کارکن تھے۔ انہی کی ہمت تھی کہ کراچی کی جماعت نے "المصلح" نام کا ہفتہ وار پرچہ نکال لیا۔ فیض چنگوی صاحب اس کے مدیر رہے۔ ان کا کلام خاصہ پختہ کلام تھا۔ اہل زبان والی باریکیاں ان کے ہاں نہیں تھیں مگر شعروں میں برجستگی ہوتی تھی۔ لفظوں کو جانچنا' پرکھنا جانتے تھے محض قافیہ پیمائی نہیں کرتے تھے۔ معاملہ بندی کے شعر آٹے میں نمک کے برابر تھے۔ ساری کی ساری نظم' سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی آئینہ دار ہوتی تھی۔ آخری عمر میں دل کی بیماری کے باوجود اپنا کلام مرتب کر کے شائع کیا اور ایک نسخہ از راہ کرم ہمیں جاپان ارسال فرمایا۔ جی چاہا کہ اس کلام پر محاکمہ کریں مگر مکروہات نے فرصت نہ دی۔

فیض چنگوی صاحب اپنی وضع کے بزرگ آدمی تھے۔ جماعتی تحریکات میں آگے آگے۔ جماعتی خدمت میں پیش پیش اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرنا اور دیکھنا چاہتے تھے۔ جلسہ پر تشریف لاتے تو ظاہر ہے عزیز داری کے لحاظ سے ہمارے ہاں ہی قیام فرماتے مگر اباجی کے مرتبہ کا بہت لحاظ رکھتے تھے۔ انہیں ماموں کہتے تھے اور کبھی ان کے برابر نہیں بیٹھتے تھے۔ کہتے تھے سلسلہ کے بزرگ خادم ہیں ان کا ادب واجب ہے۔ ہم جو اپنے گھر میں اپنے ابا کو اپنے ابا سمجھتے تھے بھائی فیض عالم خاں کی اس بات سے بہت حیران ہوا کرتے تھے۔ مگر بھائی فیض عالم خاں اپنی عادت پر ثابت قدم رہے۔ اس طرح بھائی ہدایت اللہ بنگوی جو بھائی فیض عالم خاں کے بہنوئی تھے' وہ بھی اباجی اور پھوپھی جی سے بہت احترام سے پیش آیا کرتے تھے۔

از خدا جوئیم توفیق ادب

فیض صاحب کا لگایا ہوا پودا المصلح کراچی ۱۹۵۳ء میں جماعت کے بھی خوب کام آیا۔ جب پنجاب حکومت نے الفضل کو بند کر دیا تو المصلح کو روزانہ بنا کر جماعت کے ترجمان کے طور پر استعمال کیا گیا۔ تنویر صاحب اپنے تمام عملہ سمیت کراچی منتقل ہو گئے۔ المصلح نے اس دور میں جماعت کی جو خدمت کی' فیض چنگوی صاحب اس پر بہت ناز کیا کرتے تھے۔ فیض چنگوی صاحب کی نظمیں اس زمانہ میں خوب چھپیں اور اب بھی کبھی کبھار الفضل والے ان کی نظمیں چھاپ دیتے ہیں تو فیض چنگوی صاحب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا ہے۔ سنجیدہ اور بردبار چہرہ۔ لباس کے معاملہ میں فیض صاحب بھی وضع دار تھے۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے تو لمبا کوٹ ضرور پہنتے۔ ٹوپی ضرور اوڑھتے' گلے کے گرد مفلر ضرور لپیٹتے اور ہاتھ میں بلکہ ناک پر رومال ضرور رکھتے تھے۔ چلنے میں دھیمی چال سے چلتے تھے۔ ایک ہاتھ میں ایک فائل ہوتی جسے سینے سے چپکائے رہتے۔ ہم نے ایک دوبار تفنن کے طور پر کہا "بھائی فیض عالم خاں اپنی شاعری کو سینے سے لگائے ہوتے ہیں" مگر مسکرا کر چپ ہو جاتے۔ جب وہ فائل دیکھی تو وہ شاعری نہیں تھی۔ جماعتی کاغذات ہوتے تھے جنہیں وہ حرز جاں بنائے پھرتے تھے۔

ان کا جو کلام چھپ چکا ہے اس سے کہیں زیادہ ابھی چھپنے کے انتظار میں ہے۔ شاید ان کی اولاد کو اس کی توفیق مل جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

۲۔ جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد یا سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

۳۔ درخواست میں نام' ولدیت' تاریخ پیدائش' تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

۴۔ ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

۵۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

۶۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

۷۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۸۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۹۔ میٹرک کے امتحان کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

تدبیر الٰہی

اگر بفکر عمیق دیکھا جائے تو اس کائنات کا ہر ذرہ اور ورق خدا تعالیٰ کی قدرت اور معرفت کا دفتر نظر آتا ہے۔ کیا خوب اور سچ کہا گیا ہے۔

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

وہ ذات حق جس نے ارض و سماء اور مافیہا کو اپنی حکمت کاملہ اور بالغہ سے تخلیق کیا ہے۔ اس نے اس نظام عالم کو بے لگام نہیں چھوڑ دیا۔ جس حکمت اور منشا کے مطابق جو چیز پیدا کی گئی ہے اس شئے کی حکمت کی تکمیل کے سامان بھی خدائے قدوس نے پیدا فرمائے ہیں تاکہ مقصد پیدائش پورا ہو۔

وہ ذات اقدس اس کائنات پر کامل تصرف رکھتی ہے اور اس کے نظارے روزانہ ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی صفت ابداع سے مادہ کائنات کی تخلیق کی۔ عدم محض سے اسے وجود بخشا۔ نیست سے ہست کیا۔ اب بھی یہ صفت ہر آن کائنات کے ہر ذرہ میں کار فرما ہے۔ اسی واسطے اس مالک حقیقی نے اپنی ذات اور توحید کے ثبوت میں فرمایا ہے کہ وہ "بدیع السمٰوٰت والارض" ہے اس میں عقیدہ تثلیث کا بھی رد ہے کہ جسے تم ابن اللہ کے نام سے پکارتے ہو۔ اقنوم میں سے جانتے ہو۔ اس نے کونسا مادہ عدم محض سے پیدا کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی صفت تو نیست سے ہست کرنا ہے۔ کیا مسیح سے بھی یہ فعل ظہور میں آیا ہے؟ نظیر لاؤ ورنہ مسیح کی خدائی کے بطلان کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ فتدبّروا

خدا تعالیٰ خالق حقیقی بھی ہے اس نے اپنی صفت خالقیت کے نتیجہ میں مادہ سے عناصر کی تخلیق فرمائی ہے اور فرما رہا ہے۔ اور پھر انہی عناصر کی ترکیب و امتزاج اور ملاپ سے گوناگوں اور مختلف انواع اجناس برنگ جمادات، نباتات، اور حیوانات کی پیدائش کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ہر جنس اور نوع کروڑوں اور اربوں ہی نہیں بلکہ ان گنت تعداد پر مشتمل ہے اور ہر ایک کے خواص جداگانہ ہیں۔ یہ خواص ان اجناس اور انواع سے لزوم کا علاقہ رکھتے ہیں۔ کسی طور الگ نہیں ہوتے۔ جنس اور نوع کی مثال یوں دی جا سکتی ہے جیسے حیوان جنس اور اس کی اقسام و اجزاء نوع میں شامل ہیں۔ ہر نوع کے خواص مختلف اور جداگانہ ہیں۔ کیا خوب اس کی تشریح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمائی ہے۔

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

ہر نوع کے خواص جداگانہ کی مثال میں اس بات کا ذکر بیجا نہیں کہ زہر ہی کو لے لیں۔ ہلاہل کی خاصیت اور ہے پارہ کی اور۔ جمال گوٹہ اور تاثیر رکھتا ہے ہلیلہ کے بعض بیج ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ میں رکھنے سے دست شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی کیفیت جمادات اور حیوانات میں ملتی ہے۔

انسان جو کہ حیوان کی نوع سے ہے۔ اس کے نوعی خصائص دیگر حیوانی انواع سے مختلف اور الگ ہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے نطق اور فہم سے نوازا ہے۔ اشرف المخلوقات کا تاج اس کے سر پر سجایا ہے۔ اس کی نوعی خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ خالق کائنات اس کی پذیرائی اور تکمیل کے سامان مہیا کرتا ہے۔ تا انسانی پیدائش کی غرض و غایت کما حقہ پوری ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اس عالم فانی کی ہر شئے کے نوعی خواص کی زندگی اور تازگی کے لئے اپنی صفت تدبیر کو جاری فرمایا ہے۔ کائنات پر حقیقی تصرف و غلبہ اسی کو حاصل ہے۔ وہ تدبیر کی قدرت اور صفت کو بھی ظاہر فرماتا ہے۔ تدبیر کے معانی ہیں کہ وہ مالک ارض و سما اپنے ارادہ کے موافق کامل تصرف سے حکمت کاملہ کے نتیجہ میں اپنے جاری کردہ نظام کو چلا رہا ہے۔ جو سراسر حکمت و دانائی پر مبنی ہے۔ مثلاً بارش برسانا تا سامان زندگی پیدا ہوں کس طرح وہ ذات پاک چیزوں پر تصرف کر کے ایک نظام کے مطابق بارش برساتا ہے۔ تا بارش کے تقاضے بہ حکمت پورے ہوں۔ اسی طرح وہ ذات اقدس روحانی بارش برساتی ہے جب دلوں کی گرمی اور تابش اور حرارت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ رحمت خداوندی کے سمندر سے اس گرمی کے نتیجہ میں بخارات بن کر بادلوں کی شکل اختیار کر کے وہ رحمت کے چھینٹے روحانی گرمی سے بیقرار دلوں پر برستے ہیں اور روحانی سرسبزی و تازگی اور روئیدگی کا باعث بنتے ہیں۔ چونکہ یہ انسان کی نوعی خصوصیت میں امر دخل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کے سامان بھی پیدا فرمائے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدائے واحد و یگانہ نے انسان کی نوعی خواص کی فیض یابی کے لئے کیا سامان پیدا فرمائے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت تدبیر کار فرما رہتی ہے؟ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت خاص سے دنیا میں دو سلسلوں کو پہلو بہ پہلو جاری کیا ہوا ہے۔ ایک جسمانی سلسلہ ہے اور اس کے مقابل دوسرا روحانی سلسلہ ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے ہماری جسمانی ضرورتوں کے تمام سامان پیدا فرمائے ہیں۔ تو ضرور بالضرور اس پاک ذات نے روحانی ضرورتوں کے سامان بھی بہم پہنچانے کے وسائل پیدا فرمائے ہیں کیونکہ چیزیں اضداد سے پہچانی اور شناخت کی جاتی ہیں۔

دنیا میں نت نئی ایجادات و اختراعات کا ظاہر ہونا، امراض کے جدید علاج، اشیاء کے خواص نئے علوم کا انکشاف اور حقائق کی دریافت کی تگ و دو اور جستجو ہماری ضرورتوں کی مرہون منت ہیں۔ تمام علوم کی جڑ ضرورت ہے۔ جب مادی دنیا میں ضرورت کو محرک تمام ایجادات و اختراعات کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں تو روحانی ضرورتیں بھی روحانی علوم کے اسرار و غوامض اور حقائق و معارف کے انکشاف کا باعث اور سبب بنتی ہیں۔ ہماری نوعی خصوصیات مادی اور روحانی شعبوں سے علاقہ رکھتی ہیں جن کی آبیاری کے سامان بھی خدا تعالیٰ نے ضرور پیدا فرمائے ہیں۔ جس طرح زمانے نے ہماری مادی ضرورتوں کو زندہ رکھا ہے اسی طرح روحانی ضرورتیں بھی تازہ بتازہ رہتی ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو تشنہ تکمیل نہیں چھوڑتا۔ وہ ذات تو انسان کے جسم و روح کی ربوبیت کرنے والی پاک ہستی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مادی اور روحانی قویٰ سے سرفراز فرمایا ہے۔ جسمانی قویٰ کی نشو و نما کے لئے اسباب و وسائل بہم پہنچائے ہیں۔ اسی طرح روحانی قویٰ کی نمو کے لئے سامان پیدا فرمائے ہیں جو سنت اللہ کے موافق ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

یہ ایک اظہر من الشمس بات ہے کہ جب بحیثیت مجموعی نسل انسانی کو امور معاش یا امور روحانی میں دقتیں پیش آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ انسانوں پر مہربانی کی توجہ ڈالتے ہوئے ان کی تکالیف کے دور کرنے کے اسباب و سامان پیدا کرتا ہے۔ وہ اپنے ارادہ کو ظاہر فرماتا ہے۔ روحانی قحط کا زمانہ ہو تو وہ مقتدر ہستی جو غالب و قادر اور عزیز و حکیم بھی ہے اپنی سنت اللہ کے موافق کسی کامل استعداد رکھنے والے پاکیزہ وجود کی خود تربیت فرما کر اسے لائق منصب کمالات عطا کر کے دنیا کی اصلاح کے مقام پر فائز کر دیتا ہے۔

ضرورت حقہ اس نظام کی متقاضی ہوتی ہے۔ اور اس کی تدبیر تقاضا کرتی ہے کہ ایسا ہی ہو۔ ایسے موقعہ پر تدبیر عام اور تدبیر خاص اپنے چہرے دنیا پر ظاہر کرتی ہیں۔ ایسے پاک وجود کو علوم لدنی عطا کئے جاتے ہیں ان کے سینوں میں علوم متماثل ہوتے ہیں۔ جن کی صورتیں ذیل ہوتی ہیں (I) بذریعہ خواب (II) بذریعہ کشف" (III) بذریعہ الہام و القا (IV) بذریعہ کلام وحی چونکہ کائنات کے ہر ذرہ پر الٰہی تصرف ہے۔ اس لئے تمام عالم اس کا مؤید ہو جاتا ہے۔ ملاء اعلیٰ تائید کرتے ہیں روح القدس مدد کرتا ہے۔ ملائکہ سعید روحوں کے دلوں میں القا کرتے ہیں۔ خود برگزیدہ وجود میں ایک قوت جاذبہ ہوتی ہے۔ جس طرح مقناطیس لوہے کے ذرات کو کھینچ لیتا ہے۔ ایسے ہی سعید روحیں خود بخود اس وجود کی جانب کھینچی چلی آتی ہیں ایک پاک گروہ کی جماعت تب بن جاتی ہے جو اس کے لئے بمنزلہ اعضاء و جوارح ہوتی ہے۔ وہ جماعت اس نیک وجود کے مشن کو آگے بڑھانے میں صدق و صفا سے ہمہ قسم کی قربانیاں پیش کر کے خدا تعالیٰ کے منشاء و ارادہ کو جو ان کے شامل حال ہوتا ہے ظاہر کر دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی تدبیر عجیب جلوہ دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت اور گروہ کے لئے آگ "بردا" و سلاما" کا نظارہ دکھاتی ہے۔ ایک نحیف و نزار بچہ جو پیاس سے بلبلاتا ہے اس کی کمزور ایڑی کی ضرب سے چشمہ رواں جاری کر دیتا ہے۔ دنیا "ایلی ایلی لما سبقتنی" کی عجیب شان دیکھتی ہے۔ تار عنکبوت سے وہ خدائے کائنات اپنے چنیدہ بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ مٹھی بھر کنکریاں خدائی تدبیر سے عجیب سماں دکھاتی ہیں۔ دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ موت کے منہ میں گئے ہوؤں کو وہ بہ سلامتی نکال لاتی ہے۔ بظاہر مردہ، دعاؤں سے زندگی پاتے ہیں۔ تدبیر الٰہی ہی ہے جو اپنے پاک بندوں کو ظالم کے پنجہ استبداد سے نجات دیتی ہے جابر و ظالم حاکم کے عزائم کو ملیامیٹ کر دیتی ہے خاص تصرف الٰہی سے اس کے پیارے بندے معجزانہ رنگ میں ہجرت کرتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری لئیق احمد ایم اے۔ ایل ایل بی۔
سڈنی آسٹریلیا

محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد

میرے پیارے بھائی جان مکرم و محترم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب مورخہ ٢٢۔ فروری ١٩٩٣ء بروز سوموار بوقت بعد از نماز مغرب بیت ناصر ربوہ میں حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث رحلت فرما گئے۔ محترم بھائی جان اوائل جوانی میں ہی مکرم والد صاحب کی خواہش پر اپنی زندگی وقف کرکے قادیان تشریف لے گئے تھے۔

کیونکہ آپ اپنے والدین کے سب سے بڑی نرینہ اولاد تھے آپ کو والد صاحب نے حقیقی معنوں میں سنت ابراہیمؑ پر عمل کرتے ہوئے خداتعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا اظہار فرمایا تو آپ نے بھی صدق دل سے اس پر لبیک کہا۔ اور زندگی وقف کردی۔

بعد از وقف حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپ کو قادیان کے دفاتر میں کچھ کام وغیرہ چند سال تک کرنے کا حکم فرمایا پھر آپ کو غالباً اس وقت جب آپ کی عمر ٢٥/٢٦ سال ہو گی آپ نے سندھ میں جماعت احمدیہ کے رقبہ جات پر بطور مینیجر مقرر فرمادیا بھائی جان کیونکہ ایک زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ تھے اس لئے زمینداری میں اور انتظام میں آپ نے ساری زندگی اعلیٰ جوہر دکھائے۔

مکرم بھائی جان نے بطور مینیجر بشیر آباد اسٹیٹ محمد آباد اسٹیٹ احمد آباد اسٹیٹ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے خدمات انجام دیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اور مکرم بھائی جان کو دیکھا آپ اس وقت بطور مینیجر خدمات دے رہے تھے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے دیکھا کہ کبھی بھی جلسہ سالانہ ایسا نہیں آیا جس پر کیسی بھی حالت میں تشریف نہ لے گئے ہوں۔ اس کے علاوہ آپ کو ہمیشہ قادیان کی یاد بے چین کئے رکھتی تھی اور ہر وقت دعا کرتے تھے اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو ١٩٨٣ء اور ١٩٩٠ء تک متعدد بار قادیان جلسہ پر جانے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانہ کا تو مجھے علم نہیں ہے مگر میں نے یہ بات بار بار دیکھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ساتھ ایک حد سے زیادہ محبت اور بے تکلفی تھی۔ ١٩٧٥ء میں ہمارے پاس تین عدد اعلیٰ قسم کے گھوڑے تھے اور ایک مجھے خاص کر ذاتی طور پر بہت پسند تھا اور اسی وقت وہی گھوڑا بھائی جان کو بھی بہت پسند تھا۔ گھوڑوں کے ساتھ ساری زندگی بڑا پیار اور محبت تھی بھائی جان کو بھی اور اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث بھی گھوڑوں کے ساتھ ایک خاص محبت رکھتے تھے تو مجھے فرمانے لگے کہ تمہیں یہ گھوڑا بہت پسند ہے میں نے کہا ہاں مجھے اس سے بڑا پیار ہے فرمانے لگے میرے آقا بھی اچھے اور اعلیٰ گھوڑے پسند کرتے ہیں کیوں نہ ہم انہیں یہ تحفہ کے طور پر پیش کریں۔ یہ بات سن کر میں افسردہ سا ہو گیا کیونکہ میری عمر اس وقت ١٧/١٨ سال تھی اور مجھے کیا معلوم کہ جس بابرکت وجود کو یہ پیش کرنے والے ہیں ان کے لئے تو ہر چیز بھی پیش کردیں تو کم ہے۔

خیر میں نے اپنی کم عقلی اور اس گھوڑے سے محبت کے اظہار پر عرض کیا آپ اپنے والی گھوڑی حضرت صاحب کو دے دیں تو کہنے لگے ٹھیک ہے میں اپنی طرف سے اپنی گھوڑی اور تمہاری طرف سے یہ تمہارا گھوڑا پیش کروں میں نے کہا ٹھیک۔ پھر آپ نے سندھ سے سپیشل ایک ریل کا ڈبہ بک کروایا اور حضرت صاحب کی خدمت میں بمعہ پورے لوازمات یہ گھوڑے پیش کردئے حضرت صاحب بڑے خوش ہوئے اور آپ نے بھائی جان کو اپنی ذاتی اچکن اور چند ذاتی استعمال والی اشیاء بطور تبرک عطاء فرمائیں جو آخر تک آپ نے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ رکھیں۔

مکرم بھائی جان حد درجہ عبادت گذار اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والے تھے۔ ہمیشہ بڑھ چڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے جب ١٩٧٤ء میں ہمارے گاؤں اسماعیلہ ضلع گجرات میں غیر از جماعت لوگوں نے مل کر ہماری مشترکہ بیت الذکر میں ہمارے چند جماعتی لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع کرکے ایک قطعہ زمین جو سارے گاؤں کی مشترکہ ملکیت تھی وہ ہمیں دیا کہ آپ وہاں اپنی الگ بیت الذکر بنالیں۔ انہی دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جہلم تشریف لائے ہوئے تھے تو آپ کو اس واقعہ کا علم ہوا حضرت صاحب نے بھائی جان کو ملاقات پر فرمایا تم اسماعیلہ میں بیت الذکر تعمیر کراؤ اور اس سال ١٩٧٤ء میں ہی میں انشاء اللہ نے چاہا تو افتتاح کروں گا۔

مکرم بھائی جان نے اسی وقت بڑی جانفشانی سے اور اپنی ذاتی جیب سے ایک بہت بڑی رقم خرچ کرکے ایک عالی شان پختہ بیت الذکر اور ایک مہمان خانہ تعمیر کرکے (دوسرے لوگوں نے بھی اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ ڈالا) حضرت صاحب کی خدمت میں افتتاح کے لئے درخواست دی مگر اگست میں ہمارے گاؤں اور پورے علاقے میں سخت بارشوں سے راستے خراب ہو گئے تو حضرت صاحب نے مکرم و محترم حضرت مولانا برادرم محمد اشرف صاحب ناصر سابق مربی جماعت احمدیہ کراچی کو بطور نمائندہ افتتاح کا حکم فرمایا کیونکہ مکرم مولانا برادرم محمد اشرف صاحب ناصر کا بھی پیدائشی تعلق اسی گاؤں سے تھا۔ آپ نے افتتاح فرمایا۔

میں نے جب بطور ایڈووکیٹ اپنے آبائی علاقے کھاریاں شہر میں وکالت شروع کی تو مجھے لکھا کہ ہمارے گاؤں اسماعیلہ میں سب سے پہلی بیعت ہمارے والد مکرم' میاں محمد ابراہیم صاحب نے کرکے جماعت قائم فرمائی تھی اور ان کے اخلاق اور محبت سے ہماری گجر برادری کے بے شمار لوگ جماعت میں داخل ہو گئے تھے کا نمونہ اپنے اندر پیدا کرنا۔ کیونکہ ہمارے قریب قریباً ١٠/١٥ گاؤں میں کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس کے باوجود لوگ ہمیشہ محترم والد صاحب کو بطور ایک بزرگ چاہتے تھے۔

مکرم بھائی جان اکثر اپنے گاؤں تشریف لاتے اور بے شمار لوگ مل کر اپنی ضروریات پیش کرتے کیونکہ ہمارے گاؤں میں بھی رقبہ کے لحاظ سے محترم والد صاحب سب سے بڑے زمیندار تھے اس لئے اکثر لوگوں کے چارہ وغیرہ کی ضروریات کی پیش کش انہیں کی جاتی جسے ہمیشہ ضرور پورا کرتے۔

وفات سے چند ایک سال قبل مکرم بھائی جان کا ایک ذاتی قطعہ زمین جو ہم سب بہن بھائیوں کی خانگی تقسیم میں انہیں ملا تھا وہ بالکل درمیان گاؤں کے واقع تھا اور اس کے چاروں طرف کے پڑوسی اس وقت یورپ کی دولت سے مالا مال تھے۔ ہر کوئی لاکھوں کی بولی دے رہا تھا مگر ہمارے ایک رشتہ میں چچا جو والد صاحب کے ساتھ ایک بہت لمبا عرصہ جماعت میں رہے مگر ١٩٧٤ء میں جماعت چھوڑ دی وہ خود اس قطعہ کے خریدار کے طور پر سامنے آئے تو مکرم بھائی جان نے سب دیگر لوگوں کی بولیاں پیش کش کو ٹھکرا دیا اور یہ قطعہ زمین اپنے رشتہ دار جو جماعت بھی چھوڑ چکے تھے ان کی اپنی مرضی کی قیمت سے بھی ٢٥٠٠ ہزار روپیہ کم وصول کرکے انہیں دے دیا سارا گاؤں حیران پریشان ہو گیا لوگوں کا خیال تھا اب ان کو چوہدری صاحب نہیں دیں گے کیونکہ یہ احمدی نہیں رہے مگر اس واقعہ کا اس چچا صاحب کے سارے خاندان اور سارے گاؤں پر ایسا اچھا اثر پڑا کہ جو ناقابل بیان ہے اور مکرم حضرت بھائی جان کی وفات پر سارا گاؤں قریباً بے حد خرچہ کرکے گجرات سے ربوہ تعزیت کے لئے آیا۔

آپ بے حد رحم دل اور غریبوں کی مدد کرنے والے وجود تھے اور اکثر ان لوگوں کی خفیہ مالی مدد فرمایا کرتے تھے جو کبھی کسی سے حاجت بھی نہیں بیان کرتے تھے۔ اس طرح اپنے گاؤں کے چند ایک غریب لوگوں کی مالی امداد' ان بچوں کی شادی' تعلیم پر جاری رکھتے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک احمدی دوست کی بچی کی شادی کے لئے۔ /١٢٠٠٠ روپیہ ارسال کیا تو وہ بے حد خوش ہوا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے جب کبھی کوئی فرد خاندان سندھ اپنی زمینوں پر تشریف لاتے دعوت کی ضرور خواہش کرتے جو اکثر منظور ہو جاتی تو بڑے خوش ہوتے۔ اسی طرح جماعتی واقفین مربیان کرام معلم انسپکٹر حضرات ان کی خدمت کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور دلی خوشی محسوس کرتے۔

مکرم بھائی جان کے بے شمار سندھی غیر از جماعت دوست تھے اور وہ اکثر آکر اپنی ضروریات پیش کرتے تو ضرور پوری کرنے کی کوشش کرتے ایک واقعہ دلچسپی کا حامل ہے وہ یہ کہ مکرم بھائی جان جب اپنی وقف کی میعاد پوری کرکے اپنی ذاتی زمین واقع فضل آباد نزد سنجر چانگ ضلع حیدر آباد آتے تھے تو کچھ عرصہ بعد میں ہمارے مشترکہ حصہ دار اور بھائی چوہدری رشید الدین صاحب حال امیر جماعت احمدیہ گجرات و چوہدری سعید الدین صاحب حال کولن جرمنی نے اپنے حصہ کی زمین فروخت کرنے کا فیصلہ کیا تو مکرم بھائی جان کے ایک ملازم منشی نے جو سندھی تھا اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور کچھ رقم بھائی جان سے طلب کی جو آدھی سے زیادہ تھی اور کچھ رقم اپنی کچھ زمین جو اس کی ایک دیگر ضلع میں تھی فروخت کرنے کا فیصلہ کیا تو مکرم بھائی جان نے اپنی طرف سے رقم برادرم چوہدری رشید الدین صاحب کو ادا کرکے یہ زمین اپنے اس منشی کے نام کروا دی۔ اور پھر یہ زمین اس کی تصور کرتے

ہوئے اپنے پاس ٹھیکہ پر رکھ لی تاکہ وہ اپنی رقم کا بھی بندوست کر سکے۔ اور وہ تا حال بھائی جان کے پاس بطور منشی ملازم تھا۔

اور بعد میں وہ ساری زمین اور مکان اسے دے کر وہاں سے منتقل ہو گئے۔ اسی طرح آپ کے ایک سندھی دوست جو اپنی رند برادری کے رئیس تھے اور ان کا رقبہ قریباً ۷۰۰ ایکڑ کے قریب قریباً ۳۰/۲۵ خاندانوں میں بشیر آباد سے قریباً ۳ کلومیٹر دور تھا مگر وہاں پر پانی نہ ہونے کے برابر تھا۔ اور ۲۰ فی صد رقبہ بھی ان سے کاشت نہیں ہو رہا تھا انہوں نے کہا آپ ہماری مدد فرما دیں ہمیں نیا موگا نکلوا دیں۔ اور نئی کھال بنوا دیں۔ اور رقبہ اپنے پاس رکھیں معمولی قیمت پر ٹھیکہ میں مکرم بھائی جان نے صرف ان کی بھلائی اور دوستی کے لحاظ سے رقبہ لے کر نیا موگا منظور کرا لیا اور خود روپیہ لگا کر ایک نئی کھال نکلوائی مٹی ڈال کر وہاں سے نکاس پانی کیا۔ اس پر ایک دوست فرمانے لگے چوہدری صاحب ایسے ہی سردردی کرنی ہے اور فائدہ کچھ بھی نہیں تو بھائی نے فرمایا مجھے فائدے کے لئے نہیں ان بے شمار لوگوں کی آئندہ بھلائی کے لئے یہ کرنا ہے جنہوں نے میرے ایک دوست کے ذریعہ مجھ سے یہ درخواست کی ہے۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ ۱۶/۱۵ سال سے وہ نئی کھال اور وہ موگا ان بے شمار غریب چھوٹے زمینداروں کے لئے باعث نعمت اور وافر پیداوار دے رہی ہے۔ اور وہ تمام سندھی دوست دعائیں دیتے ہیں۔

مکرم بھائی جان کی صحت عموماً ٹھیک تھی گذشتہ ۱۰/۸ سال سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ اور پھر ساری ذمہ داری سے ریٹائر ہو کر سنجر چانگ سندھ میں ریٹائرڈ لائف گذار رہے تھے۔ پھر ۱۹۹۲ء میں مشاورت پر ربوہ تشریف لائے تھے اچانک ہماری ہمشیرہ صاحبہ رحمت بی بی ہمارے گاؤں اسماعیلہ وفات پا گئیں اس دوران ربوہ میں اپنے مکانوں اور دوکانوں کی مرمت کا کام کرانے لگے کہ چلو یہ مکمل کر کے واپس جاؤں گا سندھ۔

مگر پھر مکرم برادرم چوہدری ظفر احمد صاحب ہالینڈ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دیں نے اچانک سندھ جا کر ہماری بھابھی جان دونوں کو اور سارا سامان ربوہ کے لئے بک کروایا۔ اور ربوہ آ گئے بھائی جان کے لئے سندھ چھوڑنا ایک بہت بڑا مرحلہ تھا مگر وہ اس پر راضی ہو گئے اور ربوہ میں مکمل رہنے کا ارادہ کر لیا مورخہ ۲۲ فروری کو سارے دن اپنے تمام معاملات اور گھریلو مصروفیات میں مصروف رہے اور تمام نمازیں اپنے محلہ کی بیت الناصر میں ادا کیں۔

اور نماز مغرب کے لئے گھر سے گئے نماز پڑھ کر بیت میں نوافل پڑھنے کے لئے بیٹھ گئے اور میرے بیٹوں کو جو بعمر ۱۰/۹ سال تھے کہا تم چلو گھر میں آ رہا ہوں وہاں اپنی جان' جان آفرین پر نچھاور کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ مکرم بھائی جان پر لاکھ لاکھ رحمتیں نازل فرمائیں۔

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب تعزیت کے لئے ہمارے گھر ربوہ اسی روز تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے۔ چوہدری صاحب ایک جماعتی شیر تھے وہ ایک شیر کی طرح زندگی گذار کر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۳

پریشانی بڑھتی ہے۔ اس سے گردے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ گردے کی جھلیوں کو تیزابی مادے کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہے اور البیومن آنی شروع ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں کینسر ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی تھیلی میں کینسر' اور گلے کے کینسر آرسنک کی علامات ہیں۔ اگر کینسر سے انتہائی تکلیف ہو تو اس کو اونچی طاقت میں دیں تو بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔ موت کے قریب کی تکلیف میں دینے سے جسم سکون پا لیتا ہے۔ اور مریض چوبیس گھنٹے کے اندر اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑا مشکل اور باریک فیصلہ ہوتا ہے۔ بیماری کے علاج کا تو حکم ہے لیکن زندگی کو گھسیٹنے کا کوئی حکم نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آرسنک کے مریض کی نبض باریک تناؤ والی ہوتی ہے۔ لیکن یہ کمزور نہیں ہوتی اس میں ٹینشن ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہوتا ہے مگر نبض تیز چل رہی ہوتی ہے۔

آرسنک کے بارے میں حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ یہ سرسوتی بخاروں میں بھی مفید ہوتی ہے۔ گردے میں SEPTICFEVER کی بھی یہی علامت ہے۔ بار بار پیشاب آنے کی صورت میں ایکونائیٹ فائدہ دیتی ہے۔ کیونکہ ایسے مریض کو خوف ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب اسے بے چین کرتا ہے۔ بعض اوقات سردی لگ جانے سے بھی بار بار پیشاب آتا ہے۔ حضرت صاحب نے ضمناً فرمایا میرے ان لیکچروں کو ریکارڈ کر کے بار بار سنیں تاکہ مضمون واضح ہو جائے۔ آرسنک کی ایک اور خصوصیت حضرت صاحب نے بیان فرمائی اس میں Periodicity ہوتی ہے۔ وقفے وقفے سے بیماری واپس آتی ہے۔ رات ۱۲ بجے۔ ۱ بجے اور دن کے ۱۲۔۱ بجے بیماری شدت پکڑتی ہے زیادہ تر یہ بات رات ہی کو بھڑکتی ہے عموماً ایک ہفتہ کے بعد بیماری کا دوبارہ حملہ ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دواؤں کا مزاج سامنے رکھا جائے ضروری نہیں کہ ہر علامت پوری طرح موجود ہو۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ساری بڑی علامتیں بھی موجود ہوں۔ ایک دو بھی ہوں تو دوا استعمال ہو سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

اسیروں کو دستگاری ملتی ہے۔ گوشہ جگروں کو باپ ملتے ہیں مایوس مریضوں کو شفاء ملتی ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں یہ امر داخل ہے کہ وہ چاہے تو قوائے موثرہ کو غیر موثر بنا دے۔ کمزور اور ضعیف قویٰ کو طاقتور بنا دے۔ ناممکن کو ممکن میں بدل دے۔ اپنا کلام کسی پر نازل کرے حقانی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے۔ کون ہے جو اس کی تدبیر پر غالب آ سکے؟ اس لئے اس نے انسان کی فطرت میں الستُ بربکم کے نتیجہ میں "بلیٰ" کو رکھا ہوا ہے اس اقرار کو وہ تازہ رکھنے کے لئے اس ذات واحد نے سنت اللہ کے مطابق سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے کیا خدا تعالیٰ پر یہ گمان کر سکتے ہیں کہ اس نے حیوانات اور دیگر چیزوں نوعی خواص کو پورا کرنے کے لئے تو تمام سامان اپنی حکمت اور ارادہ سے پیدا کئے ہیں مثلاً گھاس خود جانور کے لئے گھاس کا وہ انتظام کرتا ہے اس کے لئے بارش برساتا ہے۔ گھاس اگاتا ہے اسے سرسبز رکھتا ہے۔ تاکہ وہ گھاس کھائے اور اس کے ارادہ کو پورا کرے۔ ایک گوشت خور جانور مثلاً شیر ہے۔ وہ گوشت کھاتا ہے۔ گھاس نہیں کھاتا۔ وہ جب بھی کھائے گا گوشت کھائے گا گھاس کھانا اس کی نوعیت خصوصیت نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں خدا تعالیٰ اسے گوشت ہی دیتا ہے کیا اس نے انسان کی مادی اور روحانی ضرورتوں سے ہاتھ کھینچ لیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس نے تو ان چیزوں کو انسان کا خادم بنایا ہے۔ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کیا ہے۔

چنانچہ اس ذات کی تدبیر کا تقاضا ہے کہ انسان کی ضرورتوں کی تکمیل کا سلسلہ جاری رکھے۔ کیا انسان اپنے خدا کا قرب نہیں چاہتا؟ اس نے قرب حاصل کرنے کے ذرائع ظاہر کر دیئے ہیں وہ خدائے قدوس اپنی حکمت سے اب بھی کلیم بناتا ہے۔ اپنی تائید اور نصرت سے اس کی سچائی اور صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔

حقیقی خدا وہی ہے جس کی صفات کے ظہور کا سلسلہ اپنی حکمت سے جاری و ساری ہے جس ہستی کامل کے بارے میں یہ رائے قائم کر لی جائے کہ اس کی کوئی صفت معطل بھی ہو سکتی ہے بلکہ ہو چکی ہے کیا معلوم آئندہ بھی اس کی تمام صفات یکے بعد دیگر امتدادِ زمانہ سے معطل ہوتی چلی جائیں گویا جو عروۃُ الوثقیٰ تھا وہی جاتا رہا۔ ایسی ہستی سے نجات کی کیا امید؟ ایسی ہستی پر کامل ایمان کب پیدا ہو سکتا ہے؟ جو خود ارادے سے خالی ہے تصرف وقبضہ کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ مدبر کیسے کہلا سکتا ہے؟ جو وجود صفت تکلّم سے خالی ہے وہ انی قریب مجیب کیسے ہو سکتا ہے؟ کامل ایمان اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے جب کامل قدرتوں سے خدا کو مانا جائے اور جب اسے ایسا تسلیم کر لیا جائے تو قلب و روح کی گہرائیوں سے یہی آواز نکلتی ہے۔

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

☆☆☆☆☆

شکریہ احباب

○ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید لکھتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ نگہت مرزا کی وفات پر احباب جماعت اور دوستوں کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے بہت سے پیغامات اور خطوط ملے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ الفضل کے ذریعے جملہ دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور عزیزہ ہمشیرہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 17- اپریل-1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمسایہ ملک ایٹمی پروگرام دفاعی مقصد کے لئے استعمال کر رہا ہے پاکستان بھی ایسا کر سکتا ہے۔ پاکستان اپنی دفاعی ضروریات سے غافل نہیں رہ سکتا۔ پاکستان این پی ٹی پر یک طرفہ طور پر دستخط کر سکتا ہے' نہ بین الاقوامی دباؤ میں آکر ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے امریکی حکام پر واضح کر دیا تھا کہ ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ غیر منصفانہ پریسلر ترمیم فوراً ختم کی جائے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی کو ظہرانہ دیا جس میں صدر مملکت نے بھی شرکت کی۔ تینوں رہنماؤں نے ملک کی اقتصادی اور معاشی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ معین قریشی نے ان کو عالمی اداروں کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ معین قریشی نے کہا کہ اقتصادی امور پر جب بھی مشاورت درکار ہو مجھے طلب کیا جا سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاملات پر بھارت کے ساتھ ہی دستخط کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسی کوئی شرط قبول نہیں کریں گے جس سے پاکستان پر آنچ آتی ہو۔ بھارت بھی ایٹمی تنصیبات کی نگرانی منظور کرلے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان دنیا بھر میں اکیلا رہ گیا ہے۔ پورا ملک ڈاکوؤں کے قبضہ میں ہے۔ موجودہ حکومت کے ہاتھوں میں ملک محفوظ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے عوام کو مہنگائی کا تحفہ دیا اور غریب عوام کی کمر توڑ دی۔ انہوں نے کہا کہ موٹروے کا نام بھٹو موٹروے رکھ لیں مگر ملکی ترقی میں رکاوٹ نہ بنیں۔

○ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر ایسے دور رس اقدامات کر رہی ہیں جس کے موثر اور بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنی شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور عیاشیوں پر قومی خزانہ بے رحمی سے لٹایا جس کا خمیازہ قوم ابھی تک بھگت رہی ہے مگر اب معیشت میں نئی روح پھونک دی گئی ہے۔

○ کراچی میں امام باڑہ پر بم سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں ۸۔ افراد زخمی ہو گئے۔ بم فجر کی نماز کے وقت پھینکا گیا۔ ۲ زخمیوں کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم پاکستان معین قریشی نے کہا ہے کہ جب تک بھارت تیار نہیں ہوتا پاکستان کو بھی ایٹمی پروگرام کے معائنہ کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ پاکستان نے اس پر سمجھوتہ کیا تو ملکی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی خطرے میں ہو تو وہ کیسے ایٹمی پروگرام رول بیک کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ایٹمی صلاحیت جارحیت کے خلاف "ڈیٹرنٹ" ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ صوبے میں گڑبڑ کی ہر کوشش کو پوری قوت سے کچل دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ غریب عوام کی قسمت بدلنے کے لئے حکومت تمام وسائل بروئے کار لائے گی۔ بدعنوان افسر کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملوں سے ایک میجر سمیت ۲۳۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے اور متعدد زخمی ہوئے۔ بھارتی فوج کی جوابی کارروائی سے ۱۳۔ مجاہدین شہید ہو گئے۔ مجاہدین نے دستی بموں سے تین بھارتی چوکیاں اور کئی فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ ہم ایٹم بم نہیں بنانا چاہتے مگر بھارتی جنگی جنون نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علاقے کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک رکھنا چاہتا ہے لیکن اس سلسلے میں کوئی سودے بازی نہیں کی جائے گی۔ نہ ہی اس بارے میں بیرونی دباؤ قبول کیا جائے گا۔

○ مظفر گڑھ تھرمل پاور سٹیشن کی تباہی کے سلسلے میں ابتدائی تحقیقات میں روسی انجینئر کو تھرمل پاور یونٹ کی تباہی کا ذمہ وار ٹھہرا دیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر نئے انتخابات یا ریفرینڈم کرالیں۔ اگر وہ الیکشن یا ریفرینڈم جیت جائیں تو میں سیاست سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ اگر میں جیت جاؤں تو وہ صرف پانچ سال کے لئے پرے ہٹ جائیں۔

○ اگوکی (سیالکوٹ) کے قریب بس الٹنے سے ۱۶۔ افراد ہلاک اور ۷ زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں بندر روڈ پر ایک ہوٹل کے قریب بم دھماکہ ہوا جس سے ۶۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق صدر فاروق احمد لغاری اور اپوزیشن لیڈر نواز شریف کے مابین چند روز تک ملاقات کا امکان ہے۔ اپوزیشن نے بھی اس ملاقات کے لئے ایجنڈے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم غریبوں کی قسمت بدلنے کے لئے ہر وسیلہ کام میں لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی بالادستی قائم کرنے کے لئے کسی کے ساتھ رعایت نہیں ہوگی۔ سماج دشمنوں کو کچل دیا جائے گا۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا تمام فریقین کے لئے قابل قبول حل تیار کر لیا ہے۔ حل پیش کرنے کی شرط یہ ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہنے کی ہٹ دھرمی ترک کردے۔

○ مراکش میں ۱۲۴ ملکوں نے "گیٹ" کے معاہدے پر دستخط کر دئے ہیں۔ جو تاریخ کا سب سے بڑا تجارتی معاہدہ ہے۔

○ پاکستان اور امریکہ کے درمیان انفنٹری کی سطح پر فوجی مشقیں آئندہ ماہ کسی وقت پنجاب کے میدانوں میں ہوں گی۔ یہ مشقیں پندرہ دن تک جاری رہیں گی۔

○ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کی انتخابی سیاست پر لعنت بھیج چکے ہیں۔ ہم نے خوامخواہ چار سال اس انتخابی سیاست کے فراڈ میں ضائع کئے جس میں صرف حکومتوں کے ساتھ چہرے بدلتے ہیں۔ نظام نہیں بدلتا۔

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور — COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور — CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۶۰۶

پتہ

اکسیر موٹاپا ۳۰/- | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/- | زد جام عشق ۶۰/- | اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/- | کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/- | سفوف اکسیر شوگر ۳۰/- | جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ